ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue I, (Jan to March 2022)

ماخذ تحقیقی مجلہ

ڈاکٹر رانی صابر علی

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین ساہیوال

ڈاکٹر طاہر عباس

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، دی اسلامیہ یونی ورسٹی، بہاول پور

ڈاکٹر واصف اقبال صدیقی

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، دی اسلامیہ یونی ورسٹی، بہاول پور

ناول "نیلی بار" داخلی مسائل سے خارجی حقائق تک

Dr. Rani Sabir Ali
Assistant Professor, Department of Urdu, Govt. Post Graduate College for Women, Sahiwal.
Dr. Tahir Abbas
Assistant Professor, Deptt of Urdu, The Islamia University, Bahawalpur.
Dr. Wasif Iqbal Siddiqui
Assistant Professor, Deptt of Urdu, The Islamia University, Bahawalpur.

The novel "Neeli Bar" from Internal issues to External Facts

The novel "Neeli Bar" brings forward the complex aspects of Pakistan Nationalism, Cultural and civilized problems. This nation flourished after 1947. Tahir Iqbal has presented the problems of refugees related to their homelessness, migration and broken values through the characters. Human Senses are stunned by the way how shadow less heinous agents sexually exploits the children. She extremely feels the pain of martyrs in Afghan war. The incident of 9/11 increases this pain. The worriers are surprised because they are only fighters who are sometimes encouraged to fight against the foreign powers and sometimes plan the suicide blasts against their near ones and damage the repute of Islam.

Key Words: *Urdu Literature, Urdu Novel, Tahira Iqbal, Novel Neeli Bar.*

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue I, (Jan to March 2022)

ماخذ تحقیقی مجلہ

ادب آرٹ، کلچر اور سیاست میں گندھا ہوا ناول 'نیلی بار'' اپنے عہد کی پر آشوب داستان ہے۔ اس داستان کے ضمنی اور مرکزی کردار کہیں سماجی گھٹن کا شکار ہیں اور کہیں مذہبی طور پر ان کا استحصال ہو رہا ہے وہ انقلابی ہیں مگر منکرین اسلام کہلانا انہیں پسند نہیں تخلیقی اور ثقافتی سطح پر ان کرداروں کو پرکھا جائے تو ان کی زندگی کا جواز بظاہر نظر نہ آنے والی جدوجہد میں نظر آتا ہے۔ بحران، نقصانات اور سانحات کو وہ تقدیر کا لکھا سمجھ کر قبول کرتے ہیں۔

ناول میں مصنفہ پاکستانی قومیت، ثقافت اور تہذیبی مسائل کے گھمبیر پہلوؤں کو سامنے لاتی ہیں، غلامی کا تصور عام رعایا سے لے کر سیاسی ورکروں تک کے گلے میں طوق بن کر لٹکتا دکھایا گیا ہے۔

طاہرہ اقبال نے بدلے ہوئے حالات میں لوگوں کو بے لگام ہوتا دکھایا ہے مگر دھیرے دھیرے۔ تہذیبی جبر اور نظریاتی اصول اب ان کے سامنے کچھ نہیں، وہ اپنی زبان بند نہیں رکھتے اور چلا اٹھتے ہیں۔

اس ناول میں اس نسل کی نشاندہی کی گئی ہے جو ۷۴ء کے بعد پروان چڑھتی نیلی بار کی ثقافتی روداد کو مصنفہ نے اس طریقے سے بیان کیا کہ ناول عالمی فن پارہ بن گیا ہے۔

> ''تاریخ کے مطالعے کے بعد بہر حال یہ واضح ہوتا ہے کہ سچائی میں طاقت ہے باوجود اس کے کہ اسے کچلا جائے، چھپایا جائے، مٹایا جائے اور اسے نظروں سے اوجھل کیا جائے مگر آخر میں یہ جھوٹ ختم کر کے اپنی حیثیت کو تسلیم کر لیتی ہے۔''(۱)

تاریخیت ناول میں کوئی نئی چیز نہیں ہے، بڑے ناول نگاروں کے پاس واقعات کی تقسیم تاریخی تناظر ہی میں ہوتی ہے۔ لیکن خالص فکشن لکھتے ہوئے تاریخ ہوا کے جھونکوں کی طرح سے قلم کی زد میں آتی ہے اور گزر جاتی ہے۔ اگر یہ جھونکے ٹھہر جائیں اور مسلسل ہوا کے جھکڑ تاریخ کی شکل میں چلتے رہیں تو ادبی لطافت مفقود ہو جاتی ہے۔

نیلی بار میں تاریخیت موجود ہے مگر ہلکے جھونکوں کی مانند آغاز میں پناہ گیروں کی زبانی تقسیم ہند سے پہلے کے حالات و واقعات اور اس کے نتیجے میں بے گھری، بے دری، ہجرت، نقل مکانی اقدار کی توڑ پھوڑ، اور کرداروں کی نفسیاتی کشمکش پر مبنی مباحث ناول کی ادبی اقدار کو مجروح نہیں کرتے بلکہ حسن کو دوچند کرتے ہیں۔ فنکار کے علمی اور فکری دھارے مادی دنیا سے ہٹ کر اور الگ کچھ نہیں ہیں بلکہ اس کی تخلیق عصری واقعات سے اپنی کڑیاں جوڑتی ہے، حقیقی ادب اپنی خالص بنیادوں کو متاثر کئے بغیر تاریخ کے جھروکوں میں جھانکتا ہے اور ااس ایک جھلک میں وہ فکری و تحقیقی سرمایہ اپنے اندر سمیٹ لیتا ہے۔ ادب بغیر تاریخیت کے روکھا ہے۔ وہ کہانی جس میں عصری تشبیات نہ

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue I, (Jan to March 2022)

ماخذ تحقیقی مجلہ

ہوں پھیکی معلوم ہوتی ہے۔ ''نیلی بار'' کی چاشنی ان کرداروں کو بیان کرتی ہے جو تاریخ کے ظلم کا شکار ہیں، جس کے باعث آنے والی نسلیں تاوان ادا کرنے پر مجبور ہوئیں۔

طاہرہ اقبال نے اس ناول میں بہت سے خطرناک موڑ دیے ہیں۔ درس، مدرسے اور اسلام کے نام پر نام نہاد مکروہ قوتیں جس طرح سے بچوں کا جنسی استحصال کرتی ہیں مذموم گھٹیا کام بغیر کسی ندامت کے کرتی ہیں ان کو کھل کر بیان کیا ہے ایسے مواقع قاری کی آنکھوں میں آنسو لے آتے ہیں۔ اسلام، جنت اور حوروں کے نام پر ان کے زخمی، جسموں اور رستی روحوں کی افسردہ بین کرتی کہانیاں ''وہ سورج اگانے والے'' باب میں بیان ہوئی ہیں۔

طاہرہ نے اس موضوع کو منتخب کیا کیونکہ وطن عزیز ہی کیا پوری دنیا میں جس طرح سے بچوں کو ذلیل و خوار کیا گیا ان کا بچپن چھینا گیا، انہیں فروخت کیا گیا غیر ممالک میں منہ زور نامردوں کے ہاتھ فروخت کیا گیا اور ان کے ساتھ گھناؤنے اور قبیح فعل اور کھیل کھیلے گئے۔ اسلام کے نام پر قائم ہونے والی مملکت خداداد میں جو خون آشام درد بھری، داستان رقم ہو رہی تھی اس کا مرکزی کردار معصوم بچے تھے جو سہانے سپنے اور خوش کن خواب لے کر مدرسے میں داخل ہوتے تھے مگر وہاں کے بھیانک ملاؤں کے ہاتھوں اپنی شخصیت کا غرور گنوا کر ہی یہ دینی سرٹیفکیٹ حاصل کرتے تھے ناول کی یہ سطریں دل کو دہلا دینے والی اور روح میں خراش پیدا کرنے والی حقیقت بن کر قاری کے سامنے آ کر ڈراتی ہیں۔

> ''استاد نے اپنی پسندیدہ سزا کا ہتھیار دبوچ لیا رانوں کے بیچ موت کا بے رحم ہاتھ سرسرایا اور انگوٹھے اور شہادت کی پوروں کے بیچ کپکپاتی ہوئی نازک شاخ کو جکڑ لیا سعد اللہ کو رٹا ہوا سبق بھولنے لگا۔''(۲)

بظاہر مدرسے میں روز بکرے کا گوشت پکتا دیکھ کر مائیں روتے بچوں کو دلاسہ دیتی ہیں لیکن ان کی آنکھوں میں چھپے سچ کو وہ ان پڑھ چولہے ہانڈی کرنے والیاں نہ سمجھ سکتیں۔

> ہر نماز سے پہلے پشت کے زخم دھوتا تھا سبق پڑھتے شلوار کا آسن گھٹنوں میں چھپا کر بیٹھتا تھا۔(۳)

تاہم طاہرہ کا انقلابی ذہن قاری کو اگلے صفحات پر سکون فراہم کر دیتا ہے جب مظلوم بچے جنسی استحصال کرنے والے مصری استاد کو چھریوں کے وار سے موت کے گھاٹ اتار دیتے ہیں ایسے موقع پر جو منظر پیش کیا گیا ہے وہ اس بات کی علامت ہے کہ بچے اس گھناؤنے ظلم سے کس قدر گھبرائے ہوئے تھے۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue I, (Jan to March 2022)

ماخذ تحقیقی مجلہ

''وہ دونوں تہجد کی اذانوں تک مصری کے مردہ وجود کو کاٹتے پھاڑتے رہے، اس پر اچھل اچھل کر انتقام اور کامیابی سے بھرپور جشن مناتے رہے دل اور کلیجہ نکال کر چبایا۔ چھری کی نوک میں پروئے انگلیوں کے ٹکڑے کئے اسفنجی پھیپھڑوں کو جوتوں سے پیٹا نفرت اور انتقام نے کسی خوف کے احساس کو راستہ ہی نہ دیا تھا۔''(۴)

گل خان اور صابر خان مدرسے نکل کر وعدہ رب جلیل نامی عسکری کیمپ میں لائے جاتے ہیں مہلک ترین بارود اور جدید اسلحے سے ان کمزور لوگوں کو جب متعارف کروایا جاتا ہے تو انکے پسے ہوئے دل دماغ ایک نئی طاقت پاکر جہادی قافلے کے سرگرم بہادر اور نڈر مجاہدین بن کر ابھرتے ہیں۔ وہ اپنے خطرناک اور دہشت گرد دشمن کا سامنا کرتے ہیں تو دلوں میں آگ کے الاؤ جیسے جذبات ہر مقام پر ان کے جذبہ حریت کو ابھارتے ہیں۔ افغانستان میں جہاد کرنے والے کبھی روس کے اتحادی ہو کر افغانستان پر حملہ آور ہوئے تھے اور آج وہ افغانی بھائیوں کے ساتھ مل کر امریکہ کے خلاف جنگ لڑ رہے تھے۔

کہیں نیویارک میں انہی کے تربیتی کیمپ میں جدید مشینری، گنز اور چھوٹے بڑے ہتھیاروں کی تربیت لیتے تھے آج انہی کے خلاف لڑ رہے تھے ان کے دماغ اور ذہنی طاقتوں کو سلب کر لیا گیا تھا۔

''باسٹر ڈ مغالطے میں میں رکھا کافروں نے ہمیں اسلام بچانے کا چکمہ دے کر خاتمہ کیا اپنے دشمن کا واحد سپر پاور بننے کے لئے ہمیں استعمال کیا گیا۔''(۵)

کبھی وہ مجاہد بن کر روسی اور اتحادیوں کے خلاف لڑائے جا رہے تھے اور کبھی امریکہ کے خلاف۔ نام نہاد علماء اور جید اساتذہ کو جہاں سے پیسہ ملتا تھا وہ اپنے مذہبی سپاہیوں کا رخ ادھر ہی موڑ دیتے ہیں۔ جنت، حوروں اور مختلف آسائشات زندگی کا مزہ لیتے ہوئے وہ آرام سے اپنے جسموں کو ٹکڑوں اور حصوں میں تقسیم کروالیتے تھے۔

''گھٹنوں تک لنجی ٹانگیں زرد مردہ جیسے گھونٹ گھونٹ موت کا آم رس چکھ رہی ہو۔''(۶)

نام نہاد انقلاب کے نام پر اُن کے ذہنوں کو سلب کر دیا جاتا ہے ہر دفعہ ایک ہی طرح کی رٹی رٹائی باتیں انہیں ازبر تھیں۔

''اب وہ امامت کرے گا اور خطبہ بھی دے گا وہی خطبہ جو نیویارک کے عسکری کیمپوں میں دوران تربیت سنتے تھے۔ بس نام الٹاتے تھے اب روسی کافروں کی جگہ پر امریکی کافر لگانا تھا۔''(۷)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue I, (Jan to March 2022)

ماخذ تحقیقی مجلہ

مذہب کے نام پر ان کی طاقتوں کا استعمال کیا گیا کبھی روس کبھی امریکہ کے نام پر انسانی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے بدلے میں سیاسی طاقتیں خود کو مضبوط کرتی ہیں اور باہر سے آنے والے فنڈز سے مملکت خداداد میں مزید زمینیں خرید کر اپنی جڑیں مضبوط کرتی ہیں۔

صابر جان واحد مجاہد ہے جس کے دماغ میں دشمنوں کی ساری منصوبہ بندی کھٹکتی ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ حوران خلد اور جنت کے نام پر انہیں استعمال کیا گیا ہے۔

''دیکھ کس سکون سے مر رہا ہے ایسے فرشتے جھولے جھلا رہے ہیں۔ دوران خلا اسے لینے کو خود زمین پر اتری ہیں۔ تبھی تو فضاؤں میں اتنا سکون بھرا ہے۔'' (۸)

یہ الفاظ گل خان کی زبانی سن کر وہ چلا اٹھتا ہے اسے احساس ہو چکا ہوتا ہے کہ وہ زبردستی اس جنگ میں اتارے گئے ہیں۔

ناول کے مناظر جنگ کی ہیبت اور سفاکیت کو دکھاتے ہیں کہ یہ صرف جان کا ضیاع ہے اور کچھ نہیں۔

''گوشت کے لوتھڑے، بوٹیاں، قیمہ اور لہو اتنے طول و عرض میں بکھر چکا ہوتا کہ جمع کرنا مشکل ہو جاتا وہ شہیدوں پر جنتوں کے دروا ہوتے بہشتیں اترتے دیکھ ہی نہ پاتے تھے۔۔۔۔۔ شہید کو کفن کی ضرورت نہ تھی لیکن دفن کی ضرورت لازمی تھی جہاں کدال پڑتی انسانی ہڈیوں سے ٹکراتی کھوپڑیاں، پنڈلیاں، ٹخنے، پسلیاں انگلیاں پنجے اکھڑتے۔'' (۹)

''جھوٹا فریبی مطلبی باسٹرڈ یہ گورا! ہمیں عسکریت تیب دی جدید اسلحہ دیا اور پھر خود ہی ہم کو مارنے کے درپے ہو گیا۔'' (۱۰)

ناول کے صفحات میں انگریزوں کی چالوں کو بڑے خوب صورت طریقے سے بے نقاب کیا گیا ہے۔ جنت کی تباہی اور ہولناکیاں ناول کے صفحات پر بکھری پڑی ہیں انسانیت سسکتی ہے جب بغیر دھڑ کے ماں زمین پر بکھری پڑی ہے اور بچہ چھاتی سے چمٹا دودھ پی رہا ہے۔

''اس عربی کمانڈر کو بھی انہوں نے پہچانا جس کی کمان میں وہ کئی بار لڑے تھے اور روسی دشمن کا مکمل صفایا کیا تھا لیکن آج وہ خود انہی کے ہاتھوں مر رہا تھا جنہوں نے کبھی اسے کمانڈر کے درجے پر فائز کیا تھا۔'' (۱۱)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue I, (Jan to March 2022)

ماخذ تحقیقی مجلہ

وہ نہیں جانتے کہ اب ان کے حملوں کا رخ کس طرف ہے کبھی اتحادی بن کر اس نے روس کو بھگایا اور امریکہ کا ساتھ دیا مگر اب اسی کے خلاف نبرد آزما ہے۔ ناول کو سیاسی ناول کہا جا سکتا ہے۔ مگر سماج کے اتنے رنگ ڈھیر مسائل اور کترنیں اس ناول میں اکٹھی ہیں کہ ہر دفعہ پڑھنے پر ایک آدھ کا اضافہ دکھائی دیتا ہے۔ ڈرون حملے کیسے ہوتے ہیں؟ ابھی ایک جگہ بارود تو کبھی دوسری جگہ صرف مارنے والا موجود ہے۔

''بزدل کمینہ دشمن آسمان سے موت برساتا ہے دست بدست لڑے تو اسے معلوم ہو کہ کس سے پنجہ لڑایا ہے بے اصول دھوکے باز کافر۔'' (۱۲)

ان سطروں میں ناول نگار دکھاتی ہے کہ عالمی انسانی اصول و قوانین کی دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں۔ طاقتور اقوام جب چاہیں ترقی پذیر ممالک کی حدود میں بغیر پوچھے داخل ہو کر بارڈر کراس کر کے، دہشت گردی کے خاتمے کے نام پر خون کی ہولی کھیلتی ہیں۔ اس وقت اقوام متحدہ خاموش نظر آتی ہے کیونکہ ان کے ایک دوسرے ممالک سے مفادات وابستہ ہیں اس لئے کھلم کھلا تنقید نہیں کرتیں بلکہ دوغلی پالیسی اختیار کرتی ہیں۔ اس پالیسی پر مصنفہ طنزیہ پیرائیہ اختیار کرتی ہے۔ اگر کہا جائے کہ اکیسویں صدی میں لکھے گئے ناول موضوعاتی ہیں تو بے جا نہ ہو گا۔ ایک عرصے تک ناول تقسیم ہند کے گرد گھومتا رہا لیکن اکثر ادیبوں نے اپنے قلم کا رخ موڑا اپنی نئی تحریروں میں پاکستان کی تقسیم کو پس منظر میں لے کر تقسیم کے موضوعات پر لکھا۔

اسے جڑوں سے کٹنے کا عمل نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ موجود زندگی کے دلخراش حوادث نے اسے مجبور کیا کہ وہ ان حقائق کی نشان دہی کرے جو تقسیم کے بعد پیش آئے۔ اداس نسلیں میں کشمیر کے لئے چیخ و پکار ہے تو نیلی بار، بھاگ بھری، زینہ، ڈیوس اور دیا میں موجودہ سماجی مسائل۔

مذہبی تفریق فرقہ وارانہ مسائل تو متحدہ ہندوستان میں بھی تھے اور نئے وطن عزیز میں بھی جوں کے توں چل رہے ہیں۔ حسن عسکری نے اپنی کتاب پاکستانی ادب میں اسی بات پر زور دیا کہ جب تک ادیب خود کو نہ بدلیں گے تازہ افکار پیش نہ کریں گے، ادب کی بوسیدگی قائم رہے گی۔

آج یہ بوسیدگی ادب میں نظر نہیں آتی ہے، ہر شاعر ادیب اور نثر نگار موجودہ حالات و واقعات پر اپنے خیالات کا اظہار اپنا قومی فریضہ سمجھ کر ادا کر رہے ہیں۔ شمیم حنفی لکھتے ہیں کہ:

''تقسیم کا ادب، سیاسی، معاشرتی تاریخ جذباتی، فکری اور سماجیاتی سطح پر بیک وقت متعدد جہتیں رکھتا ہے، یہ جہتیں تقسیم کے فوراً بعد لکھے جانے الے ادب سے زیادہ مستحکم اور مرموز طریقے سے اردو نثر میں ۱۹۶۰ کے آس پاس یا اس کے بعد آئیں۔''(۱۳)

حوالہ جات

۱۔ مبارک علی، ڈاکٹر، '' المیہ تاریخ''، پبلی کیشنز مزنگ روڈ لاہور پاکستان۔
۲۔ طاہرہ اقبال ''نیلی بار''، دوست پبلی کیشنز اسلام آباد، ۲۰۱۷ء، ص ۲۱۷۔
۳۔ ایضاً، ص ۲۲۱۔
۴۔ ایضاً، ص ۶۲۔
۵۔ ایضاً، ص ۴۶۷۔
۶۔ ایضاً، ص ۴۷۳۔
۷۔ ایضاً، ص ۴۷۲۔
۸۔ ایضاً، ص ۴۷۳۔
۹۔ ایضاً، ص ۴۷۵۔
۱۰۔ ایضاً، ص ۴۷۹۔
۱۱۔ ایضاً، ص ۴۷۸۔
۱۲۔ ایضاً، ص ۴۸۲۔
۱۳۔ شمیم حنفی، ''ادب ادیب اور معاشرتی تشدد''، بیکن بکس ملتان، ۲۰۱۵ء، ص ۱۴۳۔

References in Roman Script:

1. Mubarak Ali, Dr,'' Almia Tareekh'', Publications Muzang Road, Lahore, Pakistan
2. Tahira Iqbal, ''Neeli Bar'', Dost Publications, Islamabad, 2017, P.217
3. Ayzan, P221
4. Ayzan, P62
5. Ayzan, P427
6. Ayzan, P473
7. Ayzan, P472
8. Ayzan, P473
9. Ayzan, P475
10. Ayzan, P479
11. Ayzan, P478
12. Ayzan, P482
13. Shamim Hanfi, ''Adab Adeeb or Muasharti Tashadud'', Becon Books, Multan, 2015, P. 143